رجسٹرڈ نمبر آصفیہ (۱۸۰)

"ہفتہ وار"

مملکت

ایڈیٹر: میر حسن الدین
منیجنگ ایڈیٹر: سید عابد حسین

شرح چندہ
سالانہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ے
ششماہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ے

قیمت فی پرچہ (۲؍)

قیمت پرانا پرچہ (۴؍)

جلد (۹)	۱۸ آبان ۱۳۵۸ف	۲۴ ذیقعدہ ۱۳۶۸ھ روز یکشنبہ	۱۸ ستمبر ۱۹۴۹ء	نمبر (۲۳)

حقیقی جمہوریت کا قیام

ملک کے اندرونی خلفشار کو روک سکتا ہے

اس وقت مدراس، کلکتہ اور ملک کے بعض دوسرے مقامات پر کمیونسٹ جس قسم کی تشدد انگیز حرکتیں کر رہے ہیں اس سے ملک کے امن و امان کو خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔ اگر اس کا اس نوبت پر کوئی معقول تدارک نہیں کیا گیا تو ہندوستان کا بھی یہی حشر ہو جو چین کا ہو رہا ہے۔ ابھی تک کمیونسٹوں کے خلاف جو کچھ کاروائیاں حکومت کی جانب سے عمل میں آئی ہیں ان کی حقیقت محض ہنگامی اور وقتی ہے چند کمیونسٹوں کو گرفتار کر لینے اور انہیں سزا دینے سے کمیونسٹوں کی تحریک مردہ نہیں بنائی جا سکتی بلکہ بعض اوقات ایسی تحریک کو طاقت سے دبانے کا نتیجہ الٹا ہوتا ہے۔ کمیونسٹ تحریک بھی کچھ اس قسم کی تحریک ہے کہ اسے فوج، پولیس اور قانون کی قوت سے جتنا کچلا جائے وہ زور پکڑتی ہے۔

ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ کمیونسٹوں کے بارے میں سلبی پہلو اختیار کرنے کے بجائے ایجابی پہلو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اشتراکیت کے سیلاب کو روکنے کے لئے اس کے بالمقابل ایک عمدہ جمہوری نظام کو عمل حقیقت سے رائج کرنا ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے موجودہ انتظام حکومت اور اقتصادی نظام میں کچھ ایسی بنیادی خرابیاں ہیں جو اندر ہی اندر کمیونزم کو پھیلنے کا موقعہ دے رہی ہیں۔ اگر ان خرابیوں کو ہم اپنے حکومتی اور معاشی نظام سے دور کر دیں تو پھر کمیونسٹوں کے لئے نہ کہنے کے لئے کوئی بات رہتی اور نہ کرنے کے لئے کوئی میدان ملتا۔

کمیونسٹ تحریک کو ایک چیز اور بھی فائدہ پہنچا رہی ہے اور وہ ہماری سب سے بڑی ملکی جماعت کانگریس کی بے عملی اور اندرونی انتشار ہے۔ کانگریس کے اندر جو خلفشار رونما ہو گیا ہے اس کی وجہ سے کمیونسٹ بائیں بازو والوں کو بہت آسانی سے اپنی جانب جھکا لیتے ہیں۔ اس علاوہ چونکہ مزدور، کسان اور معاشی بدحالی میں مبتلا نوے فی صد انسان ابھی تک روٹی کپڑے کے اسی چکر میں مبتلا ہیں جس میں وہ آزادی سے پہلے مبتلا تھے۔ اس لئے موجودہ نظام حکومت سے غیر مطمئن ہو کر کوئی ایسا سہارا اور پہلو حاصل کرنا چاہتے ہیں جو انھیں کم سے کم یہ تسلی تو دے سکے کہ اگر وہ اس بساط حکومت کو الٹا دیں تو پھر ان کے لئے چین ہی چین ہے۔ اور کمیونزم ایسے سبز باغ دکھلانے میں بہت آگے ہے۔ اس کے بہت سے نعرے اور اصول ایسے ہی ہیں جو انسانی نفسیات پر خواہ ان کی عملی حیثیت بہ لحاظ مجموعی کیوں نہ ہو بالکل فٹ بیٹھ جاتے ہیں۔

چنانچہ عوام کی ترغیب کے لئے اس کے پروپگنڈے میں بڑی کشش ہے۔ ادھر ہماری حکومت کا یہ حال ہے کہ وہ کمیونزم کے مقابلہ کے لئے فوج، پولیس اور قانون کا استعمال تو کر رہی ہے مگر عوام کے دلوں سے کمیونزم کے اثرات کو مٹانے کے لئے وہ کوئی ایسی کاروائی نہیں کرتی جو نتیجہ خیز اور سود مند ثابت ہو۔ ان حالات میں حکومت کو یہ چاہیئے کہ وہ پہلے تو ان بنیادی خرابیوں کو دور کرے جو اس کے نظام کو اندر سے بگاڑ رہی ہیں اور دوسرے منبر پر دو پریس اور پلیٹ فارم کے ذریعہ سے صحیح جمہوریت کا پرچار کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ کانگریس کی موجودہ تنظیم جو حکومت کو طاقت پہونچانے کے بجائے اس کے لئے بدنامی کا باعث بن گئی ہے یک قلم اصلاح کی طالب ہے۔

ہماری رائے ہے کہ یا تو نئے تقاضوں اور نئے حالات کے تحت ایک ایسی جماعت بنائی جائے جو عوام کے دل کی دھڑکنوں کی آواز صحیح ہو اور کانگریس کو ایک نیا روپ دے کر وقت کی رفتار کے عین مطابق بنا دیا جائے۔ یہی وہ صورتیں ہیں جن سے کمیونزم پر فتح پائی جا سکتی ہے ورنہ اندیشہ ہے کہ یہ سرخ خطرہ زیادہ خطرناک نہ ہو جائے۔

(ندیم)

مملکت

۱۸ر آبان ۱۳۵۸ف

مجلس دستور ساز غیر ضروری ہے

"مارننگ اسٹار" کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ حیدرآباد کے مستقبل کی نسبت عوام کی خواہشات معلوم کرنے کے لئے حکومت کے آگے ایک نئی تجویز ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس دستور ساز کے انعقاد کے خیال کو ترک کر دیا جائے اور ریاست کے آئندہ دستور کی نسبت عام رجحانات معلوم کرنے کے لئے استصواب عامہ کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسٹیٹ کانگریس کی صفوں میں جو اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اس کی وجہ سے مجلس دستور ساز کا تصور ترک کر دیا جا رہا ہے کیونکہ اندیشہ ہے کہ یہ اختلافات مجلس دستور ساز میں بھی رونما ہوں گے۔ یہ بھی سمجھا جا رہا ہے کہ حیدرآباد کے لئے ایک علیحدہ مجلس دستور ساز کا قیام مالیاتی اور سیاسی نقطہ نظر سے غیر ضروری ہے۔ اگر مجلس دستور ساز کا قیام اس غرض کے لئے ہو کہ انڈین یونین میں حیدرآباد کی شرکت کا مسئلہ طے کیا جائے تو اس کا تصفیہ استصواب عامہ کے ذریعہ ہو سکتا ہے حیدرآباد کے لئے ایک علیحدہ دستور کی تدوین بھی اس لئے غیر ضروری سمجھی جا رہی ہے کہ ہندوستان کی مجلس دستور ساز تمام ہندوستانی ریاستوں کے لئے ایک نمونہ کا دستور تیار کر رہی ہے۔

چند ہفتے قبل اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ریاست میسور کی مجلس دستور ساز کا اجلاس اس لئے ملتوی کر دیا گیا کہ تمام ریاستوں کے لئے ایک نمونہ کا دستور انڈین یونین کی مجلس دستور ساز مرتب کر رہی ہے۔ اس ہفتہ روزنامہ "ہندو" مدراس کے نامہ نگار خصوصی نے بنگلور سے اطلاع دی ہے کہ میسور کے جدید دستور سے متعلق گفتگو کرنے کے لئے مسٹر کے۔ سی۔ ریڈی چیف منسٹر دہلی گئے ہوئے ہیں۔ ریاستوں کے دستور سے متعلق دہلی میں اہم مباحث ہو رہے ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ ریاستوں سے متعلق دستور کو انڈین یونین کے جدید دستور میں ایک علیحدہ باب کی حیثیت سے شامل کر دیا جائے۔ ہندوستان کے صوبوں کے دستور کو ایسی ترمیمات کے ساتھ جو ریاستوں کے حالات کے لحاظ سے ضروری ہوں ریاستوں میں نافذ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں بعض ترمیمات دہلی میں زیر غور ہیں۔ اسٹیٹس منسٹری کے نمائندوں اور ریاستوں کے وزراء کے مابین جولائی میں تبادلۂ خیالات بھی ہوا ہے۔ مزید گفتگو جاری ہے۔

ان اطلاعات سے جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے پتہ چلتا ہے کہ ریاستوں کے دستور اور ریاستوں میں مجلس دستور ساز کے قیام سے متعلق اسٹیٹس منسٹری اور ریاستوں کے کیا رجحانات ہیں۔ حیدرآباد سے متعلق ہم نے کئی ماہ قبل ۹ دے ۱۳۵۸ف کی اشاعت میں یہ رائے ظاہر کی تھی کہ چالیس لاکھ کے صرفہ سے مجلس دستور ساز کا قیام غیر ضروری ہے۔ چنانچہ ہم نے حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کی ایک قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:۔

> یہ سوال کہ حیدرآباد انڈین یونین میں شرکت کرے یا نہ کرے ۱۷ر ستمبر کی خاتم کر لئے پا چکا۔ یہ کہنا کہ مجلس دستور ساز اس مسئلہ کا تصفیہ کرے گی اپنے آپ کو غیر ضروری اہمیت اور عوام کو دھوکہ دینا ہے۔ ہماری رائے میں یہ مسئلہ مجلس دستور ساز میں پیش ہونے کے قابل نہیں ہے کیونکہ یہ تصفیہ شدہ ہے۔ اب سوال یہ باقی رہ جاتا ہے کہ حیدرآباد کے دستور کے اجزاء ترکیبی کیا ہوں؟ ہماری یہ رائے ہے کہ ہندوستان کی مجلس دستور ساز نے ایک سال کی کاوش اور عرق ریزی کے بعد صوبہ جات ہند کے لئے جو دستور مدون کیا ہے اس کو چند ضروری ترمیمات کے ساتھ قبول کر لیا جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ سوامی جی اور ان کے رفقاء یہ دعویٰ تو نہیں کریں گے کہ وہ ہندوستان کے ماہرین دستور سے بہتر دماغ یا جذبات رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد کی سرکردگی میں اور ہندوستان کے مایہ ناز ماہرین دستور کی ایک سالہ کوشش کے بعد ہندوستان اور اس کے صوبوں کے لئے ایک مثالی دستور مرتب ہو رہا ہے۔ اب سوامی جی اور ان کے مشیروں کو اختیار ہے کہ اس کو من وعن قبول کریں یا چند ترمیمات کے ساتھ۔ ہم کو یہ عرض کرنا ہے کہ چالیس لاکھ کے صرفہ سے ایک دستور ساز اسمبلی کا قیام غیر ضروری ہے۔ اس مشق سے زیادہ فائدہ جو ہو سکتا ہے یہ ہے کہ (۱۸۰) منتخب ارکان کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ "ہم بھی کچھ ہیں۔ ہم نے بھی کچھ کیا ہے"۔

اس کے بعد آل حیدرآباد کانگریس کمیٹی کی ایک قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے ہم نے ۱۰ر شہریور کی اشاعت میں تحریر کیا تھا کہ:۔

> آل حیدرآباد کانگریس کمیٹی کی سیاسی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مجوزہ مجلس دستور ساز اس امر کا فیصلہ کرے گی کہ حیدرآباد کی تحلیل کر دی جائے یا اس کی موجودہ انفرادیت باقی رکھی جائے۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ مجلس دستور ساز کی ہیئت ترکیبی کچھ اس قسم کی ہو گی کہ تلنگانہ کے نمائندوں کو اکثریت حاصل ہو گی۔ اگر تلنگانہ کے نمائندوں کی یہ رائے ہو کہ حیدرآباد اپنی موجودہ صورت میں باقی رہے تو مجلس دستور ساز کا فیصلہ بھی لازمی یہی ہو گا۔ فرض کیجئے کہ بہار، اڑیسہ اور کرناٹک کے

اضلاع حیدرآباد سے علیحدہ ہوجانا چاہیں تو ایسی صورت میں مجلس دستور ساز کا فیصلہ ان اضلاع کی حد تک غیر منصفانہ ہوگا۔ اس لئے یہ سوال کہ حیدرآباد کی تحلیل کردی جائے یا اس کو برقرار رکھا جائے مجلس دستور ساز پر نہیں چھوڑا جاسکتا۔ اضلاع تلنگانہ کے نمائندوں کو صرف اپنی حد تک فیصلہ کرنے کا حق ہے کہ یہ اضلاع متصلہ علاقوں میں ضم ہوجائیں یا اپنی موجودہ انفرادیت کو برقرار رکھیں۔ یہی صورت اضلاع مہاراشٹرا اور کرناٹک کی ہونی چاہئے۔ حیدرآباد کی تین صوبائی کانفرنسیں، آندھرا کانفرنس۔ مہاراشٹرا کانفرنس اور کرناٹک پریشد اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے ایک اجتماع عمل میں لائیں اور آراء حاصل کریں۔ اگر تینوں کانفرنسوں کی یہ رائے ہو کہ حیدرآباد کی تحلیل کردی جائے تو پھر مسئلہ صاف ہے۔ اگر ایک یا دو کانفرنسوں میں یہ طے ہو کہ اضلاع متعلقہ اپنے موجودہ رشتے کو توڑنا نہیں چاہتے تو جن اضلاع کا یہ فیصلہ ہوگا انہی اضلاع پر لفظ حیدرآباد کا اطلاق ہوگا۔ مجوزہ مجلس دستور ساز جو ہر سہ علاقوں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی کسی ایک علاقہ سے متعلق فیصلہ کرنے کی مجاز نہ ہوگی۔

اس کے علاوہ ایک اور بات قابل غور یہ ہے کہ ہمارے قائدین اپنی تقاریر اور بیانات میں یہ کہتے آئے ہیں کہ حیدرآباد ہندوستان کا جزو لاینفک ہے اور ساتھ ہی ساتھ عوام کو یہ امید دلا رہے ہیں کہ حیدرآباد میں مجلس دستور ساز کا قیام عمل میں آئے گا۔ مجلس دستور ساز کسی خود مختار اور مقتدر اعلیٰ حیثیت رکھنے والی مملکت میں منعقد کی جاتی ہے۔ ہندوستان میں اس لئے مجلس دستور ساز قائم ہوئی کہ وہ خود مختار اور مقتدر اعلیٰ حیثیت رکھتا ہے جو حیدرآباد کو حاصل نہیں تو پھر ایک جزو کے لئے مجلس دستور ساز کا قیام کیا معنے رکھتا ہے۔ معلوم نہیں ہمارے قائدین کے پاس اس تضاد کی کیا توجیہ ہے۔ اگر مارننگ اسٹار کے نامہ نگار کی یہ اطلاع صحیح ہے کہ حکومت مجلس دستور ساز کے قیام کو غیر ضروری سمجھ رہی ہے تو ہماری رائے میں حکومت کا یہ خیال بالکل درست ہے اور وہ صحیح سمت میں قدم اٹھا رہی ہے۔

[یہ اداریہ پریس کو جاچکا تھا کہ ہمیں ایک سرکاری اعلامیہ وصول ہوا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجلس دستور ساز کے قیام کا تصور ترک نہیں کیا گیا۔ ہم نے سطور بالا میں دستوری نقطۂ نظر سے اپنے خیالات پیش کئے ہیں اور یہ ہماری اپنی شخصی رائے ہے۔]

ابھی غنڈہ گردی ختم نہیں ہوئی

حیدرآباد ۱۱ آبان۔ مولانا عبدالباسط صاحب معتمد حیدرآباد ریلیف کمیٹی نے اپنے اضلاعی دورہ کا حسب ذیل پریس نوٹ جاری کیا ہے:۔

میں نے ماہ مہر میں بیوگان و ایتام اضلاع کو امداد بہم پہنچانے کی غرض سے ضلع بیدر، عثمان آباد، بیڑ، مومن آباد، نلدرگ، لوہارہ، کلیانی، عمرگہ اور دیگر کئی ایک مواضعات کا دورہ کیا تقریباً (۱۰۰۰) بیوگان اور ایک ہزار یتامیٰ میں کپڑے اور نقد رقم کی صورت میں کم و بیش بارہ ہزار کی امداد تقسیم کی گئی۔ بیدر کی حالت باعتبار غذائی موقف و باعتبار آبادکاری بہت بہتر ہے عثمان آباد ضلع تمام ممالک محروسہ میں سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ اور اب ابھی تک خود مستقر عثمان آباد پر غنڈہ گردی جاری ہے، مسلمان بچے اس کی وجہ مدرسہ نہیں جارہے ہیں۔ ہر بار اقلیتی فرقہ کے افراد کو مارپیٹ کی جاتی ہے اور جبراً رقومات وصول کی جاتی ہیں۔ چنانچہ میں نے بصراحت واقعات سول ایڈمنسٹریٹر عثمان آباد کو اس جانب متوجہ کیا صدر کانگریس کمیٹی عثمان آباد کو بھی اس حالت کا افسوس ہے۔ اور انھوں نے بھی انسدادی کارروائی کے لئے مقامی عہدہ داروں کو متوجہ کرنے کا وعدہ کیا عثمان آباد کا غذائی موقف بہت خراب ہے، رعایا فاقہ کشی میں مبتلا ہے۔ غالباً رکن رسد کے دورے میں کچھ انتظامات کئے گئے ہوں اور حالت بہتر ہوئی ہو۔ بہر کیف محکمہ نوآبادکاری کو اس جانب خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

بحیثیت رکن غیر سرکاری کمیٹی نوآبادکاری کے میں نے چند بیوگان کو وظائف اور بعض اشخاص کے نام رقوم تقاوی منظور کئے ہیں۔ گیورائی، آشٹی، پاٹودہ قتل و خون ریزی سے بہت کم متاثر ہوئے، مومن آباد، بیڑ، عثمان آباد کے سرحد سے متصل دیہات بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں، اور وہاں کے بیوگان کو بقدر امکان ریلیف کمیٹی کی جانب سے امداد دی گئی ہے۔

ابھی نوآبادکاری کے لحاظ سے بہت کام باقی ہے۔ ریلیف کمیٹی کی جانب سے جہاں جہاں امداد دی گئی ہے وہ ایسے مقامات ہیں جہاں اب تک کوئی امداد نہیں پہنچی تھی بعض مقامات پر کچھ ٹین کے پترے اور معمولی سامان سرکاری عہدہ داروں نے واپس دلوایا ہے ابھی صدہا مکانات بغیر چھت کے ہیں۔ ہزاروں بیوائیں اور یتیم بچے چیتھڑوں میں نظر آتے ہیں اور ان کا کوئی نگرانکار نہیں، اور نہ پرسان حال۔

گورنمنٹ اور اہل خیر حضرات کو بطور خاص ان مصیبت زدگان کی جانب توجہ کرنی چاہئے اور یتیم بچوں کے مسئلہ کو زیادہ سے زیادہ اہمیت اور مقدم رکھنا ضروری ہے۔ لوہارہ میں (۲۰) یتیم بچوں کو جو بالکل بے سہارا اور والدین کے سایہ سے محروم تھے ایک ماہ کا آذوقہ فراہم کیا گیا اور مقامی حضرات کو قیام یتیم خانہ کے لئے متوجہ کیا گیا اور ریلیف کمیٹی کی جانب سے رقمی امداد کا وعدہ کیا گیا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ محکمہ امور مذہبی بھی آمدنی اوقاف سے ایسے یتیم بچوں کے لئے امداد مہیا کرنا چاہتا ہے اور ناظم امور مذہبی بطور خاص اس جانب متوجہ ہیں۔ معتمد نوآبادکاری نے بھی اس خصوص میں ہر طرح کی امداد کا وعدہ کیا۔ اضلاع میں کام کرنے والوں اور ہاتھ بٹانے والوں کی ضرورت ہے۔

کیا ہم بلدہ کے حضرات سے جو آرام و فارغ البالی کی زندگی گزار رہے ہیں اس امر کی توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ اس انسانیت اور ہمدردی کے کام پر کمربستہ ہوکر اضلاع پر جاکر یتیموں اور بیواؤں کی خدمت انجام دینے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔ مرہٹواڑی میں متاثرہ اضلاع پر ہر ضلع میں سو سو بچوں کے لئے ایک ایک یتیم خانہ کھولا جائے۔ اس طرح (۸) یتیم خانوں کے لئے سالانہ دو لاکھ کی ضرورت ہے۔

کیا آئندہ سال سوشلسٹ حکومت قائم ہوگی؟

پونہ ۱۲ ستمبر۔ مسٹر مرارجی ڈیسائی وزیر داخلہ بمبئی نے آج آئین ساز اسمبلی میں کہا کہ میں باور نہیں کرسکتا کہ بمبئی میں ۱۹۵۵ء میں سوشلسٹ وزارت قائم ہوجانے کی ۲۵ فی صد بھی امکان نہیں ہے۔ بات یہ تھی کہ آج آئین ساز اسمبلی میں آج ضلع پنچ محل کے نظام مہواسی کو برخاست کردینے کے بارے میں ایک بل پیش کی تھی جس میں مہواسداروں کو کچھ معاوضہ دے دینے کی سفارش کی گئی تھی۔ اس موقع پر کرواڑہ کے ٹھاکر صاحب نے گجرات کے سرداروں اور انعامداروں کی جانب سے تقریر کرتے ہوئے بل میں بیان کئے ہوئے معاوضہ سے زیادہ معاوضہ دینے کی درخواست کی تھی۔ ٹھاکر صاحب ابھی اس تقریر میں تھے کہ مداخلت کرتے ہوئے مسٹر یوسف مہر علی (سوشلسٹ) نے ٹھاکر صاحب کو مشورہ دیا کہ جو کچھ مل رہا ہے اسے بطیب خاطر قبول کریں اور اللہ کا شکر ادا کریں۔ ورنہ اگر ۱۹۵۵ء میں سوشلسٹ وزارت قائم ہوگئی تو معاوضہ کا سوال ہی ...

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلا تنقید:۔

مجلس دستور ساز کے ایک رکن نے مشورہ دیا ہے کہ جمہوریت ہند کے صدر کو "چکر ورتی" کا لقب دیا جانا چاہیئے۔ انھوں نے اس تجویز کی تائید میں یہ دلائل پیش کئے ہیں۔ "چکر ورتی" ایک سنسکرت لفظ ہے اس لئے ہمارے صدر کا موزون لقب بن سکتا ہے۔ اس لئے بھی کہ مملکت ہند کے نشان کے لئے اشوک کا چکر اختیار کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوگا کہ اس چکر کے وفادار پیرو ہیں جو مساوات، انصاف اور رحم کی تائید کرتا ہے۔

معاصر "سیاست" مسلمانان حیدرآباد سے متعلق لکھتا ہے کہ:۔

مسلمانان حیدرآباد سے یہ کہنا کہ اب تمہاری سیاست ختم ہو گئی اور تمہارے کوئی مسائل باقی نہیں رہے مسلمانان حیدرآباد کی مزید تباہی کے سوا کچھ اور نہیں۔ ...... مسلمانوں کے لئے روٹی اور کپڑے کے مسائل ہیں جو صرف اس وقت حل ہو سکتے ہیں جبکہ مسلمانان حیدرآباد ملک کی موجودہ سیاست میں حصہ لیں۔

مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے افلاس اور بیروزگاری پر ہم سب کئی روز سے غور کر رہے ہیں مگر کسی کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ جوں ہی مسلمان کسی سیاسی جماعت میں شریک ہو کر نعرے لگانا شروع کر دیں گے انھیں روٹی اور کپڑا مل جائے گا۔ بیروزگاری سے بچنے کا کتنا آسان نسخہ ہے۔

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا

اسی اداریہ میں معاصر "سیاست" نے یہ بھی لکھا ہے کہ۔

ضرورت ہے کہ مسلمانان حیدرآباد خلوص اور دلجمعی سے فوری حالات کا جائزہ لیں۔

ضرورت ہے کہ معاصر "سیاست" خلوص کے ساتھ مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لے اور قاضی عبدالغفار کی تقلید سے باز آئے۔

نیویارک کی اطلاع ہے کہ:۔

مسٹر بیون نے اس امر پر زور دیا ہے کہ مغربی دنیا نے ۱۹۴۵ء کے بعد سے بہت زیادہ سیاسی ترقی کی ہے۔

اور اخلاقی ترقی کا جو حال ہے ظاہر ہے:۔

دل نزع کی حالت میں خرد پختہ و چالاک

اخباری اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ:۔

حیدرآباد میں کپڑے کی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔

مگر صارفین کی صورت حال بگڑتی جا رہی ہے۔

کل ہند موسیقی کانفرنس کا پہلا اجلاس مہاراجہ گوالیار کی صدارت میں منعقد ہوگا۔ (ایک خبر)

میں سمجھ کو جاتا ہوں تقدیر ام کیا ہے
شمشیر و سنان اول طاؤس و رباب آخر

دکن نیوز کی اطلاع ہے کہ:۔

چنور ضلع عادل آباد کی سوشلسٹ پارٹی کے (۶۵) ارکان نے پارٹی سے مستعفی ہو کر کانگریس میں شرکت کر لی۔

یہ دکن نیوز کی اطلاع ہے

ممکن ہے کہ ماڈرن نیوز کی اطلاع اس کے برعکس ہو۔

بھاگلپور میں شری گول والکر کی آمد پر زبردست ہنگامہ کالی جھنڈیوں سے استقبال سات اشخاص زخمی چودہ بلکی گرفتار

(اخباری سرخیاں)

یہ سب غیر سیاسی سرگرمیاں ہیں جن کا منشا ہندوستانی تہذیب کو ترقی دینا ہے۔

حکومت بہار کو فریب دیا گیا۔
چودہ لاکھ روپیوں کا تغلب۔

(اخباری سرخیاں)

کیا سردار محی الدین بہار میں ہیں؟

ماڈرن نیوز کی اطلاع ہے کہ مسٹر رتی لال دوکا انجینئر تعمیرات مستعفی ہو گئے انھوں نے بتایا کہ پولیس نے ان کی عدم موجودگی میں ان کے مکان کی تلاشی لی۔

اتنی سی بات تھی اسے افسانہ کر دیا

امن اور جمہوریت کا ڈھونگ رچا کر برطانیہ امریکہ سے مالی امداد حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(اخباری سرخی)

مالی امداد ملنے کے بعد کہیں نقض امن کی تیاری شروع نہ کر دے۔

انجمن ترقی اردو کے جدید معتمد قاضی عبدالغفار صاحب نے ایک صحافتی بیان جاری کیا ہے جس پر تبصرہ کرتے ہوئے نیاز فتح پوری نے لکھا ہے کہ:۔

رہ گیا انجمن ترقی اردو کا قیام سو اس کے متعلق میں اس کے سوا کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ جو انجمن ترقی اردو کے نام سے ہندوستانی زبان اور ناگری رسم خط کی ترقی کو اپنا مقصد قرار دیا تو یہ سخت دھوکہ ہوگا اگر ایسا ہے تو اس کو اپنا نام یہ کر انجمن ترقی ہندوستانی رکھنا چاہیئے۔

لوگ خواہ مخواہ قاضی صاحب سے بدظن ہیں۔ انھیں یقین رکھنا چاہیئے کہ اردو ترقی کرے یا نہ کرے انجمن ضرور ترقی کرے گی۔

ایشیا میں امریکہ کا بڑھتا ہوا اثر

سامراجی قوتوں میں کشمکش

مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کے مقیم برطانوی سفیروں کی لندن میں جو حالیہ کانفرنس ہوئی تھی اس پر تبصرات کے ضمن میں خاص اور اس بات پر زور دیا گیا کہ برطانیہ کی خارجی پالیسی مرتب کرنے والوں کا جو سوال سب سے زیادہ پریشان کر رہا ہے وہ ہے مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں امریکیوں کا بڑھتا ہوا اثر۔

تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے کہ برطانیہ جس کی ایک بڑی نوآبادیاتی اور جاسوسی کرنے کی تنظیم ہے اور جس کے جاگیردار حلقوں اور رجعت پرست بادشاہوں سے پرانے تعلقات ہیں مشرق قریب و وسطیٰ کے ملکوں ترکیہ اور مصر سے ہندوستان کی سرحدوں تک اپنے حلقہ اثر میں تصور کرتا تھا۔ آج برطانوی سامراجیوں کی کیفیت یہ ہے کہ اپنے سے زیادہ طاقتور رقیب امریکہ کے حملوں کے سامنے اسے پیچھے ہٹنا پڑا۔ اگرچہ امریکہ اور برطانیہ مشرق وسطیٰ اور قریب کے عوام کی تحریک آزادی کو روندنے کے لئے متحدہ محاذ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اسی کے ساتھ ہی ساتھ دونوں کے درمیان اقتصادی اور جنگی اعتبار سے ان اہم علاقوں پر اقتدار حاصل کرنے کے لئے آپس کی کشمکش شدید ہوتی جا رہی ہے۔

ایک مصری اخبار "صوت العامہ" لکھتا ہے کہ امریکی حملہ سعودی عرب سے شروع ہوا۔ تیل کے ذخیروں سے فائدہ اٹھانے کے لئے مراعات حاصل کر کے امریکہ نے ملک میں برطانیہ کا اثر بالکل ختم کر دیا۔ اس کے بعد ترکیہ کی باری آئی۔ ترکیہ برطانوی باجگزار سے تبدیل ہو کر امریکی نوآبادی ہو گیا۔ اگر ہم ترکیہ کے ساتھ امریکہ کو بھی شامل کر دیں تو دیکھیں گے کہ امریکہ کے پاس جنگی اعتبار سے کتنے اہم مقامات پہنچ گئے ہیں۔ ایران میں امریکہ اور برطانیہ کے درمیان کشمکش بہت ہی زیادہ شدید صورت اختیار کر گئی ہے برطانیہ کو تو وہاں تیل نکالنے کی مراعات حاصل ہیں لیکن امریکہ مالی اور فوجی امداد دے کر ایران کو محکوم بنانے کی فکر میں ہے۔ عراق اور مشرق ایران اب تک پوری طرح سے برطانوی کنٹرول میں ہیں۔

شام اور لبنان میں خوفناک جدوجہد جاری ہے اخبار "المرایا" لکھتا ہے کہ امریکہ نے شام اور لبنان کو فتح کرنا شروع کر دیا ہے۔ برطانیہ محسوس کر رہا ہے کہ اس کی حالت نازک ہوتی جا رہی ہے اور اس کھلم کھلا کشمکش کا ثبوت دمشق ہے۔ شام کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش امریکہ کی شہ پر ہوئی تھی امریکہ ہی شام کے موجودہ حکمران کی حمایت کر رہا ہے (یہ کرنل زعیم کی فوجی بغاوت کی طرف اشارہ ہے حال ہی میں اسے ہلاک کر دیا گیا ہے) جولائی کی صبح میں برطانیہ اور فرانس کے درمیان گفت و شنید ہوئی تھی اس کے نتیجے کے طور پر اخبارات کی اطلاع ہے کہ برطانیہ نے دوبارہ لبنان میں فرانس کی اقتصادی تہذیبی اور مالی مراعات تسلیم کر لی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ کی کوششیں یہ ہیں کہ ان ممالک میں امریکی گھس بیٹھ کے مقابلہ کے لئے فرانس کو ڈھال بنائے۔

"صوت العامہ" نے لکھا ہے کہ جہاں تک مصر کا تعلق ہے یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ روز بروز مصر اور امریکہ ایک دوسرے کے قریب آتے جا رہے ہیں۔ امریکی تیل کی اجارہ دار کمپنیاں للچا للچا کر عرب ممالک کے تیل کے ذخیروں کی طرف بڑھ رہی ہیں یہی اجارہ دار اس مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں امریکہ کی توسیع پسند پالیسی کی روح رواں ہیں۔ اگرچہ دوسری عالمگیر جنگ سے قبل برطانوی اور فرانسیسی کمپنیوں کے مقابلہ میں امریکہ کی تیل کی کمپنیاں نہایت ہی معمولی حیثیت رکھتی تھیں لیکن آج کل کیفیت مختلف ہے سعودی عرب، جزائر بحرین اور کویت میں تیل کی پیداوار میں امریکی اجارہ داروں کا پورا پورا کنٹرول ہے عراق میں برطانوی فرانسیسی تیل کے کنووں کے کافی بڑے حصہ پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے مصر اور شمالی افریقہ میں تیل کے ذخیروں کی طرف امریکی اجارہ داریاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ سعودی ایرانی تیل پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔

لیکن امریکی تاجروں کے مفادات تیل تک ہی محدود نہیں ہیں مشرق بعید اور مشرق وسطیٰ کے ممالک پر کڑی شرائط عائد کر کے قرضے دے کر اور دوسری قسم کی امداد بہم پہنچا کر امریکی اس فکر میں ہیں کہ مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کی پوری کی پوری معیشت ڈالر کی قوت کے زیر اثر کر دیں۔

مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ میں امریکیوں کی گھس بیٹھ کا تعلق بہت بڑی حد تک امریکی سامراجیوں کے جارحانہ فوجی منصوبوں سے بھی ہے۔ امریکی سامراجیوں پر دنیا پر حکمرانی کرنے کا جنون سوار ہو گیا ہے۔ یہ سامراجی اس فکر میں ہیں کہ سوویٹ یونین کی جنوبی سرحدوں پر مشرق قریب اور مشرق قریب کے ممالک میں فوجی اڈوں کا ایک سلسلہ قائم کر دیں۔ اور ان ممالک کے عوام کو صرف اس جنگ میں توپوں کا چارہ بنا دیں جس کی تیاریاں وہ سوویٹ یونین اور عوامی جمہوریتوں کے خلاف کر رہے ہیں۔ نہیں محکوم اور نوآبادیاتی ممالک کی قومی آزادی کی تحریکوں کو کچلنے کے لئے بھی استعمال کریں۔ جارحانہ غیر جمہوری "مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے بلاک" کا مقصد بالکل یہی ہے۔ یہ بلاک زیر ترتیب اور اپنے محافظوں کے خیالات کے بموجب شمالی اطلانتک کے فوجی معاہدہ کے ضمیمہ کی حیثیت رکھے گا۔

اپنی پالیسی کے حقیقی مقاصد کو بہر صورت چھپانے اور اسی کے ساتھ ساتھ مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے عوام کو سامراجی مظالم اور محکومی سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد سے باز رکھنے کی غرض سے امریکہ اور برطانیہ کے پروپیگنڈے باز بڑے زور و شور سے افواہیں پھیلا رہے ہیں کہ مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کو سوویٹ یونین سے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

اینگلو امریکی سامراجی قیادت میں مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کو فوجی گروہ میں ضم کرنے کی ضرورت جتانے کے لئے اسی خیالی خطرہ کی دلیل پیش کی جاتی ہے ۔۔۔ لیکن سب ہی جانتے ہیں کہ سوویٹ عوام ان تمام لوگوں کے سچے دوست اور رفیق ہیں۔ جو اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے اور نوآبادیاتی نظام کے خلاف جدوجہد کر رہے ہیں۔ مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے عوام بھی شامل ہیں۔

غیر منقولہ جائیدادوں کی منتقلی تیس دن تک امتناع

دستور العمل انتظام جائداد متخلیہ کنندگان کی دفعہ (۲۶) کے تحت حکومت نے اپنے ایک اعلان مورخہ ستمبر ۱۹۴۹ء کے ذریعے واضح کیا ہے کہ اس اعلان کی تاریخ اشاعت کی تاریخ سے تیس دن کی مدت گزرنے تک حسب ذیل علاقوں میں غیر منقولہ جائداد کی منتقلی عمل میں نہیں آ سکے گی بجز اس صورت کے جبکہ متعلقہ ضلع کے اول تعلقدار سے جہاں ایسی جائداد واقع ہو قبل از قبل اجازت حاصل نہ کر لی گئی ہو۔ اضلاع ... بلدہ، ناندیڑ، [illegible] ... محبوب نگر، نلگنڈہ، نظام آباد، [illegible] ... ورنگل اور [illegible] آباد و بیدر

یونیورسٹی کمیشن کی سفارشات

ڈاکٹر رادھاکرشنن کی وضاحت

ڈاکٹر ایس رادھاکرشنن صدر یونیورسٹی کمیشن نے ایک صحافتی کانفرنس میں کمیشن کی رپورٹ کی اہم سفارشات کی وضاحت کی۔ انھوں نے کہا کہ پوری رپورٹ اس ایک بنیادی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہے کہ ہندوستان میں تعلیم اپنی خصوصیت اساس اور وسعت کے اعتبار سے پورے طور پر ہندوستانی ہو۔ کمیشن نے دیہاتی جامعات کے قیام کی سفارش کی ہے جن کے مراکز شانتی نکیتن اور جامعہ ملیہ ہوں گے۔

ڈاکٹر رادھاکرشنن نے اس پر زور دیا کہ کالجوں میں طلباء کے داخلے کی تعداد محدود رہنا مناسب ہے کوئی کالج جو تقریباً ایک ہزار یا اس سے کچھ زیادہ طلباء کو شریک کر سکتی ہے اس کی وجہ سے یہ دو مقاصد حاصل ہوں گے ایک مقصد یہ کہ طلباء پر اساتذہ کی شخصی نگرانی رہنے کا یقین رہے۔ صحیح رہنمائی اور توجہ نہ ہونے کے سبب سے طلباء کو تخریبی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا موقع نہ رہے گا کمیشن کی سفارشات عمل میں آئیں تو موجودہ متعلقہ اخراجات میں (۱۰) فی صد اضافہ ہوگا کمیشن نے سفارش کی ہے کہ جہاں طلباء کی مادری زبان وفاقی زبان نہ ہو وہاں وفاقی زبان وسطانیہ کی پہلی جماعت سے ذریعہ تعلیم ہوگی۔ اگر مادری زبان اور وفاقی زبان دونوں مماثل ہوں تو طلبہ پر لازم ہوگا کہ وہ کسی ہندوستانی قدیم یا جدید زبان کی تعلیم حاصل کرے۔ اگر کسی طالب علم کی مادری زبان ہندی ہو تو ایسے طالب علم کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ کسی دوسری ہندوستانی زبان کی بھی تعلیم پائے۔

ڈاکٹر رادھاکرشنن نے کہا کہ ہم نے یہ سفارش کی ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے ذریعہ کی حیثیت سے انگریزی کو خارج کرنے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے ہماری زبانوں کو ترقی کرنا ہے کسی صوبہ یا وفاق کی زبان کو انگریزی کی جگہ دینے کا نتیجہ یہ برآمد ہو سکتا ہے کہ ہمارے معیار گھٹ جائیں لہذا ہم نے کہا ہے کہ صوبہ واری حکومتیں اپنی زبانوں کو زیادہ اور [illegible] بنانا چاہئے۔ ہم نے وقت کا کوئی تعین نہیں کیا ہے زبانوں کو ترقی کرنا پڑتا ہے اس کے لئے وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا لہذا اس درمیانی زمانے میں انگریزی باقی رہے گی۔ ڈاکٹر رادھاکرشنن نے کہا کہ انگریزی زبان سے اس ملک کا تعلق ہونے کے قطع نظر دوسرے ممالک میں بھی انگریزی عام ہو چکی ہے سوویٹ روس میں یونیورسٹی کے طلباء کسی ایک یورپی زبان کی تعلیم پاتے ہیں اور نو فی صد طلباء دوسری زبان کی حیثیت سے انگریزی پڑھتے ہیں کمیشن کی یہ رائے ہے کہ تھرڈ فارم سے (میٹرک سے تین سال قبل) انگریزی کی تعلیم ان طلباء کو دی جانی چاہئے جو یونیورسٹی میں شریک ہونا چاہیں۔ اس طرح یونیورسٹی میں شریک ہونے والے طلباء کو وفاقی زبان کی تعلیم (٦) سال کی ملے گی۔

ڈاکٹر رادھاکرشنن نے مذہبی تعلیم کی نسبت کہا کہ ہندوستان ایک غیر مذہبی مملکت ہے۔ وہ کسی ایک مذہب سے اپنے آپ کو منسوب نہیں کر سکتا۔ لہذا سرکاری مدارس میں کسی فرقہ کی مذہبی تعلیم کا سوال پیدا نہیں ہوتا لیکن کمیشن نے سفارش کی ہے کہ خاموشی کے ساتھ دھیان کے لیے ادارے قائم کئے جائیں جہاں مہاتما بدھ۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد جیسے مذہبی پیغمبروں کے سوانح حیات کا نہایت احترام کے ساتھ اور بغیر تعصب کے مطالعہ کیا جائے۔ بلکہ بغیر [illegible] دنیا کی مقدس کتابوں کے منتخبات ایک جگہ جمع کئے جا سکتے ہیں۔ اور فلسفہ اور مذہب کے مسائل عام طور پر سکھائے جا سکتے ہیں۔ ملک کے عام [illegible] کے مطابق اس کا مقصد طلبہ میں اس امر کا احساس پیدا کرنا ہے کہ ہماری قسمتوں کا فیصلہ ایک ایسی قوت کرتی ہے جو نظر نہیں آتی۔"

مخلوط تعلیم کی نسبت کمیشن کی سفارش یہ ہے کہ ثانوی درجوں میں علیحدہ تعلیم ہو اور ابتدائی اور کالج کے درجوں میں مخلوط تعلیم ہو ڈاکٹر رادھاکرشنن نے سفارشات پر ایک عام تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہر نظام تعلیم کے مقاصد ہوتے ہیں سوویٹ نظام کا مقصد سماج کا ایک مخصوص طبقہ پیدا کرنا ہے۔ امریکی نظام نے امریکی دستور کے بنیادی اصول اپنے طلباء کو جتلائے اور انھیں امریکی جمہوریہ کے شہری بنایا ہے اسی طرح ہمارے نظام تعلیم کا مقصد وہی ہونا چاہئے جو ہمارے دستور کا مقصد ہے یعنی ایک ایسا جمہوری سماج ہو جس کے بنیادی اصول آزادی مساوات اور اخوت ہوں گے۔

تعلیم صرف ماحول کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کا ایک طریقہ ہی نہیں ہونی چاہئے بلکہ وہ اس قابل ہونی چاہئے کہ ماحول کو بہتر بنائے۔ وہ سماجی تبدیلیاں لانے والی ایک ایجنسی قرار پانی چاہئے۔ قومی جھنڈے کے بڑھتے ہوئے چکر کا مطلب یہ ہے کہ ہم دائمی طور پر حرکت کر رہے ہیں اور دنیا دائمی طور پر واقعات کا ایک لگاتار سلسلہ ہے لہذا ہم کو ہمیشہ آگے قدم بڑھانا چاہئے۔ اساتذہ کی پوزیشن پر بحث کرتے ہوئے سر رادھاکرشنن نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کسی اور کام کا نہیں ہوتا استاد بن جاتا ہے ملک کے قابل ترین اشخاص دوسری خدمات اختیار کرتے ہیں۔ درس اور تعلیم و تدریس کی نسبت یہ خیال کرنا چاہئے کہ کسی مہذب سماج کے یہ اہم امور ہیں۔ بہرحال اس خصوص میں کوئی بہتری اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اساتذہ کی موجودہ تنخواہیں قائم رہیں اور بہترین قابل اشخاص اس وقت تک تعلیم کا پیشہ اختیار نہیں کریں گے جب تک کہ ان کی تنخواہوں کی شرحیں اس قدر نہ بڑھیں جس قدر کہ دیگر ملازمتوں میں ہیں۔ ڈاکٹر رادھاکرشنن نے وظائف تعلیم کے بارے میں کہا کہ آکسفورڈ میں (۵۰ اور ۶۰) فی صدی کے درمیان طلباء کی امداد سرکاری وظائف سے کی جاتی ہے اعلیٰ تعلیم پانے میں غربت حائل نہیں ہونی چاہئے برطانیہ میں جامعات کو سرکاری امداد کے طریقے پر ایک کروڑ (۲۵) لاکھ پونڈ دئے جاتے ہیں اور حکومت وظائف تعلیم کی صورت میں (۸۰) لاکھ پونڈ صرف کرتی ہے۔ نیز برطانیہ اور امریکہ دونوں جگہ ملک کے میزانیہ کا تقریباً ۱۱ اور ۱۲ فی صد تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے اس کے برخلاف ہندوستان میں میزانیہ کے (۵) فی صد سے کم رقم صرف کی جاتی ہے جس میں صوبائی حکومتوں اور مجالس مقامی کی جانب سے خرچ کی جانے والی رقمیں بھی شامل ہیں ڈاکٹر رادھاکرشنن نے کہا کہ دن میں کام کرنے والے اشخاص اور نیز دیگر لوگوں کے لئے شام کی کلاسیں کھولے جانا چاہئے۔

ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر رادھاکرشنن نے کہا کہ عثمانیہ اور ناگپور کی یونیورسٹیاں کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں آہستہ چلنا چاہئے۔"

۲۶ اگست کو سر رادھاکرشنن بمبئی سے لندن روانہ ہو گئے توقع ہے کہ وہ ۲۰ ستمبر تک ماسکو پہنچ جائیں گے۔

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۔ ہیگ کانفرنس) ہو جانا چاہئے لیکن اس دوران میں کانفرنس کی کارروائی اگر کوئی خطرناک رخ اختیار کرے تو ظاہر ہے کہ [illegible] بھی یہ سوال حل [illegible] جہاں تک کہ ایک معاشی معاہدہ کا تعلق ہے سمجھا جاتا ہے [illegible] ولندیزی حکومت نے انڈونیشیا [illegible] ہو کے [illegible] اس [illegible] کے حصول کے خلاف تھا۔ یاد رکھا جاتا ہے کہ ایک معاشی و سیاسی معاہدہ کی خاطر انڈونیشیا کو آزادی مرحمت ہو جائے گی [illegible]

کشمیر کمیشن کی تجویز

نئی دہلی ۔ ۱۰ستمبر اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن نے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کو جو تازہ ترین تجاویز بھیجی ہیں ان میں دونوں سے یہ سوال کیا گیا ہے کہ کمیشن کی قرارداد مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء کے جز دوم کی تعمیل کے سلسلہ میں دونوں فریق کے درمیان جتنے بھی اختلافات موجود ہیں ان کو ثالثی کے ذریعہ طے کرنے کے لئے کیا دونوں حکومتیں منظور کریں گی کہ ایڈمرل نمٹز کو ثالث مقرر کیا جائے۔ کمیشن نے مزید وضاحت کی کہ ثالث ان جھگڑوں کو منصفانہ طریقہ سے طے کرے گا اور وہ جو بھی فیصلے کرے وہ قطعی ہوں گے جن کی تعمیل دونوں فریق کو کرنی ہوگی۔

ان تجاویز میں جنہیں آج اشاعت کے لئے دیا گیا ہے اس چیز کو نامناسب سمجھا گیا ہے کہ دونوں فریق کی ان تجاویز کو منظوری حاصل ہوجانے سے قبل ہی یہ بتا دیا جائے کہ ثالث کا فریق کار کیا ہوگا تاہم صراحت کی گئی ہے کہ ثالثی کی کارروائی ایک صلحنامہ طے کرانے تک محدود ہوگی اور کمیشن بدستور اپنے فرائض انجام دیتا رہے گا۔

کمیشن کے صدر نے ۳۰ر اگست ۱۹۴۹ء کو ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کے نام ان تجاویز پر مشتمل جو یادداشت بھیجی تھی اس کا متن حسب ذیل ہے:

متحدہ قوموں کے کشمیر کمیشن نے ۲۸ر اپریل کو صلحنامہ کی جو شرائط بھیجی تھیں ان کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے جوابات پر جو بالترتیب ۱۸ر اور ۳۰ر مئی کو وصول ہوئے کمیشن نے پوری طرح غور کر لیا نیز ہند سرکار کے خط مورخہ ۱۸ر جولائی اور اس کے تحت وضاحت کے نتائج پر بھی اس نے غور کیا جو کمیشن کے نمائندوں نے ۲۵ سے ۳۰ جون ۱۹۴۹ء تک کراچی میں حکومت پاکستان سے کی جیسا کہ دونوں حکومتیں واقف ہیں کمیشن کو معلوم ہوا کہ دونوں حکومتوں نے کمیشن کی تجاویز صلحنامہ کو ایسی غیر مشروط منظوری دینا اپنے لئے ممکن نہ پایا جیسی کہ درخواست کی گئی تھی۔

اس کے بعد کمیشن نے فیصلہ کیا کہ دونوں حکومتوں کے فوجی نمائندوں کی ایک کانفرنس کے ذریعہ کشمیر میں خط التوائے جنگ کے تعین پر فریقین میں ایک معاہدہ کی کوشش کی جائے۔ اور کمیشن کو مسرت ہے کہ کراچی کی اس کانفرنس میں جو ۱۸ سے ۲۸ جولائی ۱۹۴۹ء تک ہوئی خط التوائے جنگ کا متفقہ طور پر تعین ہوگیا اس طرح کمیشن کی قرارداد مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء کے جز اول کی تکمیل ہوگئی۔

فوجی نمائندوں کی کراچی کانفرنس کی کامیابی سے کمیشن کی ہمت افزائی ہوئی اور اس نے سوچا کہ ۱۳ر اگست ۱۹۴۸ء کی قرارداد کے جز دوم سے متعلق امور پر بھی دونوں میں معاہدہ کی کوشش کا یہ موزوں موقع ہے چنانچہ اس نے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کو دعوت نامہ بھیجا کہ وہ کمیشن کی سرپرستی میں ایک مشترکہ کانفرنس کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں۔ چونکہ دونوں حکومتوں نے اس دعوت نامے کے جواب میں ابتدائی ایجنڈے پر اپنی مخالفت کا اظہار کیا لہٰذا کمیشن نے مجبوراً ان وجوہات کے تحت جو ۹ر اگست ۱۹۴۹ء کے خط میں بیان کر دی گئی ہیں یہ دعوت واپس لے لی۔ اس کے بعد کمیشن نے دونوں حکومتوں کو اپنی تازہ ترین تجاویز بھیجیں جو ثالثی کے متعلق ہیں اور جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

عاملہ حیدرآباد اسٹیٹ مزدور سنگھ کی قرارداد

مجلس عاملہ حیدرآباد اسٹیٹ مزدور سنگھ نے جو سوشلسٹ جماعت کے زیر اثر ہے، مزدوروں کے حالات اور مزدوروں کے لئے عارضی حکومتی امداد پر گزشتہ دو دن تک غور کرنے کے بعد قرارداد منظور کی ہے جس میں اس بات پر اظہار تشویش کیا گیا ہے کہ ریاست کے کئی صنعتی کارخانوں میں مزدوروں کی تعداد میں وسیع پیمانہ پر تخفیف کر دینے کا عمل کیا جا رہا ہے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ تین کی گرنیوں دیاسلائی کے کارخانوں، نباتاتی پیداوار کے کارخانوں، ٹین فیکٹریز، دباغت کے کارخانوں، کیمیکل اینڈ فرٹیلائزر، لوہے و فولاد گلاس کے کارخانوں اور ملٹری انجینئرنگ سروسیس جیسے متعدد اداروں کی مسدودی، یا ان کے کام کرنے کی صلاحیت کو گھٹا دینے کے لئے جن اسباب کا اعلان کیا گیا ہے مجلس عاملہ نے اس پر پوری احتیاط کے ساتھ غور کیا اور وہ اب اس خیال کی حامل ہے کہ یہ طریقہ غیر منصفانہ اور ناقابل قبول ہے۔ اور یہ کہ اس نوع کے بیشی رفت کی ذمہ داری کچھ تو آخر میں کے دوش پر ہے کیونکہ وہ لاپرواہی اور تساہل سے کام لے رہی ہے۔

مجلس عاملہ نے اپنی قرارداد میں اس بات پر اظہار افسوس بھی کیا ہے کہ حکومت نے ساڑھے آٹھ روپیے کی عارضی امداد محکمہ جات ٹیلیفون، ڈرینج دارالضرب اور دارالطبع سرکار عالی کے ملازمین کو نہیں دی ہے۔

قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ صورت حال کو مزید خراب ہونے سے بچانے چار نقاطی منصوبے پر عمل کرے۔ کمیٹی نے جن تدابیر کے اختیار کرنے کی تجویز کی ہے وہ یہ ہیں:- حکومتی و خانگی صنعتوں میں مزدوروں کی تخفیف کے عمل کو روک دینے کے لئے حکومت ایک آرڈیننس جاری کرے۔ پولیس ایکشن کے بعد جو لوگ تخفیف کی زد میں آئے ہیں، انھیں بحال کر دیا جائے، کارخانوں میں خام اشیاء کی تقسیم اور اس پر نگرانی رکھنے کے لئے ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا جائے اور مزدوروں کو ان کی صنعتوں میں جذب ہوجانے تک نقصان کا معاوضہ دلانے کے لئے ایک آرڈیننس جاری کرے۔

عاملہ حیدرآباد اسٹیٹ مزدور سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ اگر ۲۰ر ستمبر تک حکومت ان تجاویز کو قبول نہ کرے تو وہ اپنے ملحقہ تمام انجمنوں محکمہ جات سرکار کے ملازمین اور ان اداروں سے کہ جو سنگھ کے اس فیصلہ کے حامی ہیں، اپیل کرتی ہے کہ وہ ۲۲ر ستمبر کو ایک گھنٹہ کی علامتی ہڑتال کے ساتھ یوم احتجاج منائیں۔ (اے۔ پی۔ ٹی۔ ای)

ہیگ کانفرنس

ہیگ ۱۰ر ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ ہیگ کانفرنس کی سست کارروائی سے جو گول میز کے انڈونیشائی جمہوریہ کے لیڈروں کا اضطراب بڑھتا جا رہا ہے کہا جاتا ہے کہ وہ ہیگ سے گئے ہوئے اپنے مندوبین اور ڈاکٹر حتیٰ پر زور دے رہے ہیں کہ وہ ابتدائی مباحث کے نتائج سے انہیں مطلع کریں کانفرنس کی موجودہ سست رفتار سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ توقع کے مطابق دو ماہ میں بھی معاہدہ نہ ہو سکے گا۔ تینوں دونوں میں مقرر کی ہوئی کمیٹیاں شاید ہی کوئی کام کریں۔ اور مبصرین کا خیال ہے کہ ہالینڈ اور انڈونیشیائی نقطۂ نظر میں اختلافات کی ایک وسیع خلیج حائل ہوگئی ہے۔ لیکن بہر حال اب تک فضا کو نہایت ہی پرامن رکھا گیا ہے اور دونوں جانب سے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنے کی حتی الامکان کوشش کی جا رہی ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اب یہ صورت حال باقی نہ رہ سکے گی کیونکہ اب گفتگو کا رخ اصل مسائل کی جانب مائل ہوگیا ہے۔

گفتگو کے دو اہم مسائل اب مجوزہ ہالینڈ انڈونیشین یونین کا قیام اور معاشی و مالیاتی معاہدات ہیں۔ سمجھا جاتا ہے کہ مجوزہ یونین کے مندوبات جیت ایک ایسے مرحلہ پر پہنچ گئی ہے کہ اس بارے میں اس ہفتہ کوئی قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ (رائٹر)

ڈالر کی قلت کا مسئلہ

ممالک متحدہ برطانیہ اور کینیڈا کے وزرائے مالیات نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۵۲ء تک برطانیہ کو ڈالر کی قلت سے بچانے کی تدابیر پر آپس میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

تینوں دول نے برطانیہ کے ڈالری خلفشار کے فوری مقابلے کے لئے ایک دس نقاطی لائحہ عمل کا اعلان کیا ہے۔

ایک اعلامیہ میں وزرائے مالیات نے بیان کیا ہے کہ ڈالری اور اسٹرلنگ رقبہ جات میں اطمینان بخش توازن کے قیام کے امکانات میں ڈالر کے خلا کو دور کرنے کے جو دس نقاطی لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے اس میں بیرونی ممالک میں امریکی سرمایہ لگانے، اسٹرلنگ رقبہ جات سے خام اشیاء کی امریکہ کی جانب سے خریدی اور ان کی امریکہ میں ذخیرہ بندی محاصل میں تخفیف، بین یورپی تجارت کے سلسلہ میں دوائیات کے شرائط میں نرمی پیدا کرنے کی تدابیر بھی شامل ہیں۔

برطانوی وزیر خزانہ اسٹیفورڈ کرپس نے آج یہاں ایک صحافتی کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اسٹرلنگ و ڈالر کے مسئلہ پر برطانیہ امریکہ اور کینیڈا کے مابین گفت و شنید کے نتیجہ کے طور پر برطانیہ کے فاضلات کا موقف اب قابو میں آگیا ہے۔ موصوف نے وضاحت کی کہ اس سے ان کا مطلب یہ ہے کہ برطانیہ کے طلاء اور ڈالر کے ذخائر و محفوظات پر جو خطرناک بار پڑ رہا تھا وہ اب دور ہو گیا ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ اس گفت و شنید کے نتیجہ کے طور پر برطانیہ کے درآمدات میں مزید تخفیف کا اب کوئی خیال ہی نہیں ہے۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے برطانوی وزیر خزانہ نے بتایا کہ گفتگو بہت ہی صاف صاف رہی اور دوران گفتگو میں اشتراک و تعاون کا قابل قدر جذبہ کارفرما رہا۔

آپ نے فرمایا کہ کانفرنس کا جو نتیجہ برآمد ہوا ہے اس سے یہ واضح ہے کہ سیاسی مسائل کے ساتھ معاشی مسائل کو آپس میں طے کرنے کی آزاد جمہوریتوں میں کتنی صلاحیت ہے۔

(پ۔ ٹ۔ ا۔ رائٹر)

اعلان

ذریعہ ہذا عوام بلدہ حیدرآباد و سکندرآباد کو مطلع کیا جاتا ہے کہ موجودہ انفرادی راشن کارڈز کی میعاد مدت مورخہ ۲ اردی بہشت ۱۳۵۹ف کو ختم ہو رہی ہے۔ بجائے تجدید طلب کے بعد خانہ شماری و مردم شماری مستقل جدید انفرادی راشن کارڈز اجرا کئے جائیں گے لہذا عوام سے امید کی جاتی ہے کہ وہ دفتر راشن بندی کے عملہ سے نہ صرف تعاون کریں گے بلکہ ہر ممکنہ سہولت بہم پہونچائیں گے۔

کارڈ گیرندگان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کے پاس زاید یا فرضی انفرادی راشن کارڈز ہوں تو وہ فوری۔ ۳ آبان ۱۳۵۹ف تک اپنے اپنے متعلقہ دفتر راشننگ پر واپس کر کے رسید حاصل کر لیں۔ ورنہ بعد مرور مدت اگر کسی شخص کے پاس سے زاید یا فرضی انفرادی راشن کارڈز بدوران مردم شماری و تنقیح برآمد ہوں گے تو ان کے خلاف احکام راشن بندی کے تحت قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔ فقط منجانب ناظم راشن بندی۔

حیدرآباد کی کل ہند نمائش

کل ہند صنعتی نمائش کے انتظامات کے سلسلہ میں جو حیدرآباد میں مجلس نمائش معاشی کمیٹی کے زیر اہتمام ۱۰۔ دسمبر ۱۹۴۹ء سے ۱۰۔ جنوری ۱۹۵۰ء تک منعقد ہونے والی ہے، حال ہی میں ایک اہم جلسہ نواب زین یار جنگ بہادر کی صدارت میں موصوف کے اجلاس پر منعقد ہوا تھا جس میں دو نئی کمیٹیوں، اسپشل اسٹال کمیٹی اور ٹکنیکل کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی۔

اسپشل اسٹال کمیٹی حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی:-

(۱) مسٹر ایل۔ این۔ گپتا، صدر مجلس نمائش
(۲) مسٹر علی بلگرامی، معتمد تجارت و حرفت
(۳) مسٹر محمد فریدالدین، ناظم تجارت و حرفت
(۴) مسٹر اے۔ آئی۔ ای کانس، سپرنٹنڈنٹ روڈ ٹرانسپورٹ
(۵) مسٹر واڈیا

ٹکنیکل کمیٹی حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی:-

(۱) مسٹر ڈی۔ وی۔ راؤ چیف انجنیر۔ صدر
(۲) مسٹر پی۔ آر۔ سید وکرنی، ناظم آتش بلدہ۔ معتمد
(۳) راجہ ترمبک راج بہادر، معین میر مجلس بلدیہ۔
(۴) مسٹر افضل علی خان چیف الکٹریکل انجنیر سررشتہ برقی
(۵) مسٹر مہدی علی مرزا مہتمم آبرسانی بلدہ
(۶) مسٹر مجاہد علی عاقل، مہتمم باغات
(۷) مسٹر سوستی، مہتمم سررشتہ ڈرینیج
(۸) مسٹر سید حسن چیف فائر افسر فائر بریگیڈ

نمائش کا پیش نامہ اور شرکت کی درخواستوں کے فارم چھپ کر تیار ہیں جو دفتر نمائش کرماجی روڈ نامپلی سے دن کے ۸ بجے سے شام کے ۷ بجے تک بلاقیمت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بجے پی۔ نیز اعلی۔

کاشتکاروں کو انعام

غذائی اجناس کی کاشت کرنے والوں کو حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن نے مطلع کیا ہے کہ اگر وہ اپنے غذائی اجناس کے زاید ذخیرہ کو کمرشیل کارپوریشن کے حوالے کریں تو ان کو اجناس کی حقیقی قیمت کے علاوہ دھان پر فی پلہ (۲) روپئے اور جوار پر فی پلہ ایک روپیہ کے حساب سے کمیشن دیا جائے گا۔

ایم۔ ایس۔ ارشاد علی

مطبعہ دی کراؤن پریس لمیٹڈ سے طبع ہو کر دفتر مملکت سائیجہ تربیت گاہ دکن سے شائع ہوا